قراءۃ خلف الامام

① ''عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ''.[۱]

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں قراءت جائز نہیں خواہ سری ہو یا جہری۔ (مسلم جلد اول ص ۲۱۵)

② ''عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا''.[۲]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو۔ (مسلم)

③ ''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ''.[۳]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت مقتدی ہی کی تلاوت ہے۔ (موطا امام محمد، ص ۹۹)

''قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنِيعٍ وَابْنُ الْهُمَامِ هٰذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ''

حضرت محمد بن منیع اور امام بن الہمام نے فرمایا کہ یہ اسناد مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص

۱......''صحيح مسلم''، كتاب المساجد، باب سجود التلاوة، الحديث: ١٠٦ـ(٥٧٧) ص ٢٩١.

۲......''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، الحديث: ٦٢ـ (٤٠٤) ص ٢١٤ـ٢١٥.

۳......''الموطأ'' للإمام مالك برواية إمام محمد، كتاب الصلاة، الحديث: ١١٧، ج١، ص ٤١٥.

كَفتهُ قِرَاءَ تُه.[1]

امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت اس کے لیے کافی ہے۔(موطا امام محمد،ص ۹۷)

④ ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ''۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ امام صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔(طحاوی ص ۱۰۶)

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۵ میں ہے:

''فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِی هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِی وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا''.[3]

یعنی ابوبکر نے سلیمان سے پوچھا کہ ابوہریرہ کی حدیث کیسی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

اِنتباہ :

صاحبِ ہدایہ نے امام کے پیچھے قرات نہ کرنے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے جیسا کہ ہدایہ جلد اول ص ۸۲ میں ہے:

''لَا يَقْرَأُ الْمُؤْتَمُّ خَلْفَ الْإِمَامِ وَعَلَيْهِ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ''.[4]

یعنی مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہ کرے اور اسی پر صحابہ کا اجماع ہے۔

اور عنایہ میں اسی کے تحت ہے:

''اَلْمُرَادُ بِهِ إِجْمَاعُ أَكْثَرِ الصَّحَابَةِ، فَإِنَّهُ رُوِیَ عَنْ ثَمَانِينَ نَفَرًا مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ مَنْعَ الْمُقْتَدِی عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ بَدْرِيًّا كُلُّهُمْ يَمْنَعُونَ الْمُقْتَدِی عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَقِيلَ الْمُرَادُ بِهِ إِجْمَاعُ مُجْتَهِدِی

یعنی ہدایہ کے قول إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ کا مطلب یہ ہے کہ اکثر صحابہ کا اجماع ہے اس لیے کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے مقتدی کا منع کیا جانا بڑے بڑے اسی صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اور امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جنگ بدر میں شریک ہونے والے ستر صحابہ کرام سے ملاقات کی

1 ......''مؤطا'' للإمام مالك برواية إمام محمد، كتاب الصلاة، الحديث: ١١٥، ج١، ص ٤١٣.

2 ......''شرح معانی الآثار''، كتاب الصلاة، باب القراة خلف الامام، ج١، ص ٢٨١.

3 ......''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، الحديث: ٦٣ـ(٤٠٤) ص ٢١٥.

4 ......''الهداية''، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج١، ص ٥٦.

الصَّحَابَةِ وَكِبَارِهِمْ، وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَشَرَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ أَشَدَّ النَّهْيِ أَبُو بَكْرِ نِ الصِّدِّيقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ''۔(۱)

وہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت کرنے سے مقتدی کو منع فرماتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اجماع صحابہ کا مطلب مجتہدین صحابہ و کبار صحابہ کا اجماع ہے۔ اور بے شک حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے۔ اور کفایہ میں ہے:

''مَنع الْمُقْتَدِى عَنِ الْقراءَةِ مَاثورٌ عَنْ ثَمَانِينَ نفراً مِن كِبَارِ الصَّحَابَةِ مِنْهُمُ الْمُرْتَضى وَالْعَبَادِلَة رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمْ''. (۲)

یعنی بڑے بڑے اسی صحابہ کے بارے میں روایت آئی ہے کہ وہ مقتدی کو قراءت سے روکتے تھے۔ ان میں حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود بھی ہیں۔

اور درمختار میں ہے:

''الْمُؤْتَمُّ لا يَقْرَأُ مُطْلَقًا فَإِنْ قَرَأَ كُرِهَ تَحْرِيمًا''۔(۳)

یعنی مقتدی سورہ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قراءت نہیں کرے گا۔ اگر اس نے قراءت کی تو مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔
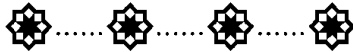
(۱)......''العناية شرح الهداية''، كتاب الصلاة، فصل فى القراءة، ج۱، ص۲۹٤.

(۲)......''الكفاية''، كتاب الصلاة، فصل فى القراءة، ج۱، ص۲۹۷.

(۳)......''الدر المختار''، كتاب الصلاة، فصل فى القراءة، ج۱، ص۳۲٦.